سوال

(412) نماز ادا کرنے کے باوجود فلم اور گانے سننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت جو نماز پانچگانہ پابندی سے ادا کرتی ہے اور باقاعدہ تلاوت قرآن بھی کرتی ہے، لیکن ہر وقت اسے فلمی گانوں کا جنون رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹی وی پر فلم اور ڈرامہ دیکھنے کا بھی شوق رکھتی ہے،اپنے سسرال کے ساتھ اچھا سلوک نہیں رکھتی بلکہ طیش میں آکر بعض اوقات وہ اپنے خاوند کو بھی گالیاں دیتی ہے،اس کی اجازت کے بغیر وہ گھر سے باہر سیر و تفریح کے لئے چلی جاتی ہے۔ ایسی عورت کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم نے نماز کے بہت سے اوصاف میں سے ایک وصف بایں الفاظ بیان کیا ہے: ''یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔'' [۲۹/العنکبوت: ۴۵]

یعنی نماز کا وصف لازم یہ ہے کہ وہ نمازی کو اخلاقی برائیوں سے روکتی ہے اور وصف مطلوب یہ ہے کہ اسے ادا کرنے والا فحش اور برے کاموں سے رک جائے۔ اب رہا یہ سوال کہ آدمی نماز کی پابندی کرنے کے باوجود عملاً برائیوں سے باز کیوں نہیں آتا، جیسا کہ صورت مسئولہ میں اس کا ذکر کیا گیا ہے تو اس بات کا انحصار خود اس شخص پر ہے جو نماز پڑھتے وقت اصلاح نفس کی تربیت لے رہا ہے۔ اگر وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے تو نماز کے اصلاحی اثرات اس پر ضرور مرتب ہوں گے اور اگر وہ اس کے برعکس اس کا اثر قبول کرنے کے لئے آمادہ ہی نہیں یا دانستہ اس کی تاثیر کو دفع کرتا ہے تو ایسے بدبخت کی شقاوت میں کیا شک ہے۔ نماز کی قبولیت کا یہ ایک معیار ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد انسان برائی کرنے سے رک جائے، ایسے حالات میں یقیناً اس کی نماز اللہ کے ہاں شرف قبولیت سے نوازی گئی ہے۔ سوال میں ذکر کردہ نماز اور تلاوت قرآن کے علاوہ دیگر تمام کام ناجائز اور حرام ہیں۔ ایسے حالات میں خاوند کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خاموش تماشائی بننے کے بجائے اپنی بیوی کو احسن انداز سے وعظ و نصیحت کرے اور گھر میں رہتے ہوئے اپنے اختیارات کو استعمال کرے اور اصلاح احوال کی کوشش کرے۔ اس مقام پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ گھر میں ٹی وی کون لایا ہے؟ یہ زہر آلود پودا خاوند کا خود کاشت کردہ ہے، اگر وہ اسے گھر میں نہ لاتا تو اس تلخ حقیقت کا خطرہ دیکھنے سے محفوظ رہتا، پھر وہ عورت یہ سب برے کام خاوند کے سامنے کرتی ہے آخر وہ کس مرض کا علاج ہے، عین ممکن ہے کہ خاوند خود بھی ایسی باتوں کا عادی ہو اور اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بیوی میں یہ عادات بد پڑ گئی ہوں۔ قرآن کریم کی اس نصیحت پر عمل کرنا چاہیے: ''اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش جہنم سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔'' [۶۶/التحریم: ۶]

ان حالات کے پیش نظر خاوند کو چاہیے کہ وہ خود اپنی اور اپنی بیوی کی اصلاح کی طرف توجہ دے اور اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:414